- برمحل اور صحیح گرفت
- قرآن مجید کے اشاریئے
- مفتی عبدالواحد کی سوانح
- تصانیف علماء دیوبند

افکار و اخبار

قارئین

برمحل اور صحیح گرفت | موقر "الحق" بابت دسمبر میں جناب بشیر محمود اختر صاحب کا مضمون زیرعنوان "قرآن اور کتب سماوی کی تصدیق و ترجمانی" نظر سے گذرا جس میں "الحق" کے صفحہ ۴۵ پر مرقوم ہے۔

" بائبل کی طرح قرآن میں بھی ممنوعہ بُت کی تشکیل میں حضرت ہارون علیہ السلام کی حصہ داری کی تصدیق کی گئی ہے یہ دونوں بیانات اس پر متفق ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس غلطی پر اپنے بھائی کو بڑی سختی سے ڈانٹا تھا"

یہ عبارت قرآن مقدس کی تصریحات کے قطعی خلاف ہے قرآن نے ہرگز یہ نہیں کہا ہے کہ ہارون علیہ السلام معاذ اللہ بُت سازی کی تشکیل میں حصہ دار تھے اور نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اس بناء پر ڈانٹا تھا کہ معاذ اللہ انہوں نے بت سازی کی تشکیل میں حصہ لیا تھا یہ دونوں باتیں قرآن مقدس کے نقطہ نظر سے سخت قابلِ اعتراض ہیں اور شتم رسول کے ذیل میں آتی ہیں۔

قرآن نے اس حقیقت کو صاف ظاہر ہیں کیا کہ ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو عجل پرستی سے بروقت روکا تھا اور انہیں فتنۂ شرک کی مضرتوں سے خبردار کرتے ہوئے خدائے واحد کی طرف بلایا۔ اور صاف کہا کہ تمہارا رب رحمٰن ہے۔ سامری کا خود ساختہ بت نہیں۔ اور انہیں سامری کی بات ماننے کی جگہ اپنی بات ماننے کی تلقین کی۔ مگر بنی اسرائیل نے ان کی دعوتِ توحید نہ مانی۔ اور کہا کہ ہم عجل پرستی پر اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر واپس نہیں آتے۔ اس کے لئے سورۂ طٰہٰ کی یہ آیت ملاحظہ ہو:۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ○ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ○

باقی حضرت موسیٰؑ کا حضرت ہارونؑ سے سختی کا معاملہ اس اجتہاد پر تھا کہ حضرت ہارونؑ سے کوتاہی واقع ہوگئی ہوگی اور جب حضرت موسیٰؑ کو صحیح صورت حال کا علم ہوا تو اسی وقت استغفار و مناجات میں مشغول ہوگئے۔ اور اپنے لئے مغفرت طلب کی۔ اور اپنے بھائی کے لئے بھی۔ بھائی کو اپنی دعائے مغفرت کے ساتھ ملا لینا اس لئے تھا کہ وہ ان سے خوش ہوجائیں۔ اور اس لئے بھی کہ ان پر سے دشمنوں کی شماتت دفع ہوجائے۔

تفسیر بیضاوی نے اس مطلب کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے:۔